120018-رخصتی کے بعد خاوند نے طلاق دے دی لیکن عورت ابھی تک کنواری ہے کیا اس کی عدت ہوگی ؟

سوال

ایک شخص کے ساتھ ایک برس تک عقد نکاح رہا اور سال بعد رخصتی ہوئی تو میں اس شخص کے ساتھ ایک ہفتہ تک رہی، اس نے مجھے طلاق دے دی لیکن میں ابھی تک کنواری ہوں، مجھے علم ہوا کہ میری کوئی عدت نہیں، اور اب طلاق کو بھی پانچ برس ہو چکے ہیں ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی، اب سنا ہے کہ مجھے عدت ضرور گزارنا ہوگی کیا یہ بات صحیح ہے، برائے مہربانی میرے معاملہ کے بارہ میں تفصیلی معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اہل علم اس پر متفق ہیں کہ عدت اسی
صورت میں ہوگی جب خاوند اپنی بیوی سے وطئ یعنی ہم بستری اور مجامعت کرے؛ کیونکہ
اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**.{اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں
سے نکاح کرو اور انہیں چھونے (جماع کرنے) سے قبل ہی طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان
پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو}.** الاحزاب (49).

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اس آیت
میں چھونے سے مراد جماع ہے اور بطور کنایہ چھونا کہا گیا ہے.

اسی آیت کی بنا پر فقہاء اس پر بھی
متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص عقد نکاح کے بعد اس سے خلوت اور دخول کرنے سے قبل اسے
طلاق دے دے تو بھی کوئی عدت نہیں ہوگی.

ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ "
احکام القرآن " میں رقمطراز ہیں :

" یہ آیت نص ہے کہ دخول سے قبل طلاق
دی جائے تو کوئی عدت نہیں ہوگی، اور اسی آیت کی بنا پر امت کا اس پر اجماع ہے، اور
اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر خاوند نے بیوی سے جماع کر لیا تو اس پر عدت ہوگی؛ کیونکہ
اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا
تو اچھے طریقہ سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے} البقرۃ (229).

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب
تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت شمار کرو} الطلاق
(1). انتہی

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ اگر
کوئی شخص بیوی سے خلوت کر کے طلاق دے تو جمہور فقھاء احناف مالکیہ اور حنابلہ کہتے
ہیں کہ اسے عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ خلوت دخول کے قائم مقام ٹھرتی ہے .

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کے مابین اس میں کوئی
اختلاف نہیں کہ چھونے یعنی مباشرت کے بعد طلاق دینے سے عدت واجب ہوتی ہے؛ لیکن اگر
کسی شخص نے خلوت تو کی لیکن اس سے ہم بستری نہیں کی اور طلاق دے دی تو امام احمد
رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے کہ اس پر عدت واجب ہوگی، اور خلفاء راشدین اور زید اور
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ بھی یہی مروی ہے، اور عروۃ علی بن حسین اور عطاء
اور زہری اور ثوری اور اسحاق اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے، اور شافعیہ کا
بھی ایک قدیم قول یہی ہے .

اس کی دلیل صحابہ کرام کا اجماع ہے؛

جیسے امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند کے ساتھ زرارۃ بن اوفی سے روایت کیا
ہے کہ :

"خلفاء راشدین کا یہ فیصلہ ہے کہ جس
نے بھی پردہ گرالیا، یا دروازہ بند کر لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت واجب ہو
جائیگی"

اور اثرم نے احنف سے بھی درج ذیل
روایت بیان کی ہے :

عن عمر وعلی وعن سعید بن المسیب عن
عمر وزید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہم "

یہ فیصلے مشہور ہیں اور کسی نے بھی
اس کا انکار نہیں کیا اس طرح یہ اجماع بن گیا، امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے خلاف
روایت کو ضعیف قرار دیا ہے " انتہی بتصرف واختصار

دیکھیں : المغنی (80/8).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ
صحیح نکاح کی صورت میں صحیح خلوت ہو جائے تو طلاق کی صورت میں عدت واجب ہوگی . . . .

اور مالکیہ کے ہاں صحیح خلوت کی حالت
میں عدت واجب ہو جائیگی چاہے خاوند اور بیوی وطئ سے انکار بھی کرتے ہوں؛ کیونکہ
عدت تو اللہ سبحانہ وتعالی کا حق ہے، اور یہ حق ان دونوں کے وطئ کے انکار سے ساقط
نہیں ہوگا " انتہی مختصرا

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (273/19
).

اس بنا پر آپ کا رخصتی کے بعد اپنے
خاوند کے پاس دو ہفتے تک رہنا جمہور علماء کرام کے ہاں یقینی خلوت کا باعث ہے اور
اس سے عدت واجب ہوگی، اور آپ نے عدت بسر نہ کرکے غلطی کا ارتکاب کیا ہے، اب عدت
فوت ہو جانے کی بنا پر آپ کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا
ہے :

"لیکن اگر عورت نے جہالت کی بنا پر
عدت ترک کردی یا عدت بسر ہی نہ کی تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئیگی، اور عدت کا
عرصہ ختم ہونے پر عدت ختم ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں : اللقاء الشھری (21/77).

واللہ اعلم.